رخسانہ نگار عدنان

ایک تھی مثال

عدیل اور فوزیہ نسیم بیگم کے بچے ہیں۔ بشریٰ ان کی بہو ہے اور ذکیہ بیگم کی بیٹی ہے۔ عمران بشریٰ کا بھائی ہے۔ مثال، ذکیہ بیگم کی نواسی اور نسیم بیگم کی پوتی ہے۔ بشریٰ اور نسیم بیگم میں روایتی ساس بہو کا تعلق ہے۔ نسیم بیگم مصلحتاً "بیٹا بہو سے لگاوٹ دکھاتی ہیں۔ دوسری طرف ذکیہ بیگم کا کہنا ہے۔ ان کی بیٹی بشریٰ کو سسرال میں بہت کچھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ پانچ سال کی مسلسل کوششوں کے بعد بشریٰ کی نند فوزیہ کا بالآخر ایک جگہ رشتہ طے پا جاتا ہے۔ نکاح والے روز بشریٰ دولہا ظہیر کو دیکھ کر چونک جاتی ہے۔

عدیل سے شادی سے قبل ظہیر کا بشریٰ کے لیے بھی رشتہ آیا تھا مگر بات نہ بن سکی تھی۔ نکاح والے دن فوزیہ کی ساس زاہدہ اور ذکیہ بیگم بھی ایک دوسرے کو پہچان لیتی ہیں۔ بشریٰ اپنی ماں سے یہ بات چھپانے کے لیے کہتی ہے مگر عدیل کو پتا چل جاتا ہے۔ وہ ناراض ہوتا ہے مگر فوزیہ اور نسیم بیگم کو بتانے سے منع کر دیتا ہے۔ بشریٰ اور عدیل ایک ہفتے کے لیے اسلام آباد جاتے ہیں۔ وہاں انہیں پتا چلتا ہے کہ بشریٰ کے ہاں سات سال بعد پھر خوش خبری ہے۔

عفان اور عاصمہ اپنے تین بچوں اور والد کے ساتھ کرائے کے گھر میں رہتے ہیں۔ عفان کے والد فاروق صاحب سرکاری نوکری سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ گریجویٹی اور گاؤں کی زمین فروخت کر کے وہ اپنا گھر خریدنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ڈیڑھ کروڑ میں زمین کا سودا کر کے وہ عفان کے ساتھ خوشی خوشی شہر آ رہے ہوتے ہیں کہ ڈکیتی کی واردات میں قتل ہو جاتے ہیں۔

عفان کے قریبی دوست زبیر کی مدد سے عاصمہ عفان کے آفس سے تین لاکھ روپے اور فاروق صاحب کی گریجویٹی سے سات لاکھ روپے وصول کر پاتی ہے۔ زبیر گھر خریدنے میں بھی عاصمہ کی مدد کر رہا ہے۔

چھبیسویں قسط

Downloaded From
Paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Downloaded From
paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

وردہ سامنے کھڑے شہزاد کو دیکھ کر لمحہ بھر کو چونک سی گئی۔
"واثق بھائی تو گھر پر نہیں ہیں۔" "اس کے تعارف کرانے پر اس نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ "وہ آفس میں ہوں گے۔" وہ رک کر پھر سے بولی۔
وردہ پنک کلر کے سادہ سے سوٹ میں لاپروائی سے دوپٹا کندھوں کے اطراف ڈالے شہزاد کو گلابی شام کا ہی کوئی حصہ لگی۔
اس کے سیدھے سیاہ ریشمی بالوں کی لٹیں چہرے کے دائیں بائیں جھول رہی تھیں۔ آنکھوں میں بچوں کی سی معصومیت اور سادگی تھی۔
شہزاد لمحہ بھر کو بھول ہی گیا کہ وہ یہاں کیا کرنے آیا تھا۔
"تو کیا آپ ویٹ کریں گے بھائی کا۔" اس کی اتنی لمبی چپ سے وردہ نے یہی اخذ کیا تو پوچھنے لگی۔
"آپ کی ماما آئی مین عاصمہ آنٹی تو گھر پر ہوں گی۔" اسے لمحہ موجود میں آنے میں چند ثانیے لگے اور وردہ اس کی اس بات پر مزید حیران سی ہو گئی۔
"ماما۔ ماما سے آپ کو کیا کام ہے؟" وہ اپنی حیرانی چھپا نہیں سکی تو پوچھنے لگی۔
"ایکچوئلی مجھے آنٹی ہی سے کام ہے، پلیز اگر آپ انہیں جا کر بتا دیں کہ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں اینڈ اٹس ارجنٹ۔"
شہزاد کو زبیر کی التجائیہ نظریں یاد آئیں تو لہجے میں کچھ منت سی سمو کر بولا۔ وہ بس اسے دیکھ کر رہ گئی۔
"میں کہتی ہوں جا کر ماما سے، آپ آجائیں، اندر بیٹھ جائیں۔" اسے جاتے جاتے خیال آگیا تو اسے دعوت دیتے ہوئے کہہ گئی۔
"تھینکس۔ آپ وردہ ہیں نا۔" وہ اس کی دعوت پر نظروں میں پسندیدگی لیے اسے دیکھ کر بولا۔
"آپ۔ کو۔ میرا نام معلوم ہے؟" وہ کچھ ناپسندیدگی سے پوچھ رہی تھی۔
"واثق کافی ذکر کرتا ہے تو۔" وہ صفائی دینے والے انداز میں جلدی سے کہہ گیا۔
"آپ پلیز بیٹھیں یہاں، میں ماما کو آپ کا پیغام دے کر آتی ہوں۔" وہ کچھ ناراض سی ہو کر اسے بیٹھنے کا کہہ کر اندر چلی گئی۔
شہزاد احتیاط سے ہاتھ میں پکڑا بڑا سا لفافہ اپنے ساتھ رکھتے ہوئے لاؤنج میں بیٹھ گیا۔
"معلوم نہیں عاصمہ آنٹی کس طرح ری ایکٹ کریں۔" وہ انتظار کرتے ہوئے سوچ رہا تھا۔

☼ ☼ ☼

"آپ شاید ناراض ہیں مجھ سے۔" پری زیادہ دیر خاموش نہیں رہ سکی تھی۔ کچھ دیر بعد بولی۔ واثق نے سختی سے ہونٹ بھینچ رکھے تھے۔ وہ کچھ نہیں بولا۔ جیسے بات ہی نہیں کرنا چاہتا ہو۔ پری اس پر نظریں جمائے ہوئے تھی۔
"واثق! آپ شاید مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتے، لیکن جس طرح آپ مجبور ہیں اسی طرح میں بھی مجبور ہوں۔ اپنے دل اور اپنے جذبوں کے ہاتھوں۔ میں بہت کوشش کرتی ہوں۔ میں اپنے دل سے آپ کی خواہش کھرچ کر نکال دوں۔"
بولتے بولتے اس کی آواز بھاری ہو گئی تھی۔ وہ اپنے جذبات چھپانا تو نہیں چاہ رہی تھی لیکن جانے کیوں دل بھر آرہا تھا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

میں نے بہت کوشش کی واثق۔۔۔ پلیز آپ مجھے معاف کر دیں ہیں۔ میں آپ کے ساتھ کچھ برا نہیں کرنا چاہتی مگر میں بے بس ہو رہی۔۔۔" اس نے بہت آہستگی سے واثق کے اسٹیئرنگ پر رکھے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔

واثق کو جیسے کسی سانپ نے ڈنک مارا تھا۔ اس نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ پرے کھینچا تھا۔

"صرف تمہاری ان ہی باتوں کی وجہ سے میں تمہیں لفٹ نہیں دینا چاہتا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ تم باز نہیں رہ سکتیں۔"

وہ نفرت بھرے لہجے میں پھنکار کر بولا۔

"میں بتا چکی ہوں آپ کو نہیں ہے میرا خود پر اختیار۔۔۔" وہ یوں ہاتھ پرے جھٹکے جانے پر زخم خوردہ لہجے میں چیخی تھی۔

"تو بہتر ہے پھر اپنا کہیں سے علاج کراؤ یا جو تمہیں ٹھیک لگتا ہے وہ کرو لیکن مجھ سے کوئی امید کبھی نہیں رکھنا نہ میرے رستے میں یوں بار بار آ کر میرا دماغ خراب کرو۔" وہ اسی نفرت بھرے لہجے میں غرا کر بولا جیسے پہلے چلایا تھا۔

پری کو شدید ذلت کا احساس ہوا تھا۔

"میں چاہوں تو تمہاری یہ گھٹیا حرکتیں تمہارے فادر کو بتا سکتا ہوں لیکن خدا کی قسم مجھے ان کی عزت کی شرم مار دیتی ہے وہ اتنے اچھے رکھ رکھاؤ والے انسان ہیں اور میرا دل کبھی کبھی یہ ماننے سے بھی انکار کرتا ہے کہ تم واقعی میں ان کی بیٹی ہو بھی یا نہیں۔" وہ حقارت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"شٹ اپ۔۔۔ آپ کو مجھے گالی دینے کا کوئی حق نہیں۔" پری کا چہرہ شدید غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔

"اگر تم غور کرو تو تم صرف گالی کی مستحق نہیں ہو اوکے۔۔۔" وہ حقارت سے بولا تو پری کا جی چاہا وہ چلتی گاڑی سے کود جائے۔

"روکیں گاڑی اترنا چاہتی ہوں میں۔" وہ غصے میں کانپتی آواز میں چیخی۔

"میں نے تمہیں گھر تک ڈراپ کر دیا ہے آخری بار تمہیں سمجھا رہا ہوں خود کو سنبھال لو تو زیادہ بہتر ہے ورنہ کسی دن زیادہ بڑا نقصان اٹھاؤ گی۔ اگر تمہیں اپنا نہیں تو اپنے باپ کی عزت کا ہی کچھ خیال کر لو۔" واثق نے جھٹکے سے بریک لگائی تھی۔

پری کا سر ڈیش بورڈ سے ٹکراتے ہوئے بچا تھا۔

"شاید میں پہلے اس بارے میں کچھ سوچ لیتی لیکن اب چاہے میں فائدے میں رہوں یا بہت بڑا نقصان اٹھاؤں میں پیچھے نہیں ہٹوں گی۔" وہ اسے چیلنج کرنے والے انداز میں غرا کر بولی۔

"اس سے تو بہتر ہے تم خودکشی کر لو اگر ایسا ہی خود کو تباہ کرنے کا شوق ہے تو۔۔۔" واثق نے تمسخر سے اسے دیکھتے ہوئے مشورہ دیا تھا۔

پری غصے میں اسے دیکھتی رہ گئی۔

"اس کا فیصلہ آنے والے کچھ دنوں میں ہو جائے گا ہم تینوں میں سے خودکشی کون کرتا ہے۔ آپ میں یا وہ مثال۔۔۔" کہہ کر اسے دیکھتی رہی پھر گاڑی کا دروازہ بند کر کے آگے بڑھ گئی۔

اور گلی کے موڑ پر آتی مثال سکتے کے عالم میں دور جاتی واثق کی گاڑی کو دیکھتی رہ گئی۔

☆ ☆ ☆

"پچاس لاکھ روپے۔۔۔" دانی کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"کچھ بھی نہیں ہے یہ رقم' اتنے میں تو آپ ساتھ کے کسی پڑوسی ملک میں نہیں جاسکتے' دبئی وزٹ نہیں کرسکتے' تمہیں تو یار! دنیا کا کچھ بھی پتا نہیں ہے۔" جاوید منہ بنا کر بولا۔

وانی کچھ شرمندہ سا ہو گیا۔

"لیکن میں اتنی بڑی آئی مین اتنی رقم ارینج نہیں کرسکتا۔" اس نے دل کڑا کرکے کہہ ہی دیا۔

جاوید اور اس کا دوست اسے تاسف سے دیکھتے رہے۔

"اوکے جیسے تمہاری مرضی۔۔۔ میرے پاس تو تین چار اور آپشنز بھی ہیں اور وہ شام سے پہلے مجھے رقم بھی دے دیں گے۔ مجھ سے تو تمہارے اس دوست نے تمہارے لیے بڑی منت سماجت کی تھی تو میں نے تمہارے بارے میں سوچا' اینی وے' ہم نکلتے ہیں۔" جاوید کندھے جھٹک کر کھڑا ہو گیا۔

"یار! تم بہت پچھتاؤ گے' یہ گولڈن چانس تمہارے ہاتھ سے نکل گیا تو ساری زندگی ہاتھ ملتے ایڑیاں رگڑتے یہیں پڑے رہو گے اور وہ شہری لوگ تمہیں جینے دیں گے' نہ مرنے۔" اس کا دوست اسے شرمندہ کرتے ہوئے کچھ خوف زدہ کر رہا تھا۔

"جانتا ہوں یار! لیکن یہ رقم۔۔۔" وانی ہتھیلیاں مسل کر بولا۔

"یار! طریقہ بتایا تو تھا میں نے' آج شام تک اگر بندوبست نہیں کرسکا تو کھیل ختم' اوکے۔۔۔" وانی پریشان سا اسے دیکھتا رہ گیا۔ کھیل تو اسے ختم نہیں کرنا تھا۔

✡ ✡ ✡

"تمہارے پاپا آفس چلے گئے' اگر ٹھیک نہیں ہوتے تو نہیں جاتے۔" عفت کے چہرے پر لکھی ناگواری صاف پڑھی جا رہی تھی۔

"میری دن میں بھی ان سے بات ہوئی تھی۔ ہی از آل رائٹ۔۔۔ مگر ظاہر ہے تمہیں ان کو دیکھے بغیر چین تو ملے گا نہیں' اگر تم یہ سب نہیں کرو گی تو ان کو کیسے پتا چلے گا کہ تم ان سے کتنا پیار کرتی ہو۔" آخر میں اس کا لہجہ طنز اور حقارت سے بھرا تھا۔

"ٹھیک کہا آپ نے عفت ماما! میں جب تک انہیں دیکھوں گی نہیں تو مجھے واقعی میں سکون نہیں ملے گا۔" وہ عفت کو جواب دیتے ہوئے قدرے اطمینان سے بولی۔ عفت جل کر رہ گئی۔

"آج کل تو خیر وہ یوں بھی آفس سے لیٹ آتے ہیں' کوئی بہت خاص پروجیکٹ ملا ہوا ہے انہیں۔" وہ پھر سے ایک نیا بہلنہ گھڑتے ہوئے بولی۔

"اب آئی ہوں تو کچھ انتظار کرلوں گی' انہیں دیکھنا تو ہے مجھے۔۔۔" وہ اطمینان سے صوفے پر بیٹھتے ہوئے میگزین اٹھا کر بولی۔

وہ اب میگزین کے صفحات الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی۔ عفت کوفت سے اسے دیکھتی رہی۔

"مجھے جانا تھا' ایک ضروری کام ہے۔" وہ جیسے منہ میں بڑبڑائی۔

"میں نے آپ کو رکنے کے لیے تو نہیں کہا۔ آپ کو جہاں جانا ہے آپ چلی جائیں۔" وہ سر ہلا کر بولی تھی۔ "یا آپ کو لگتا ہے۔ میرا مطلب ہے آپ گھر اکیلا چھوڑ کر میری موجودگی میں نہیں جانا چاہتیں۔" وہ مسکرا کر کچھ طنز سے بولی تھی۔

"سمجھ دار تو تمہیں نہیں کہوں گی۔"

"بہت ہوشیار۔۔۔ چالاک بلکہ مکار سمجھتی ہی نہیں۔ مانتی بھی ہیں آپ مجھے۔" وہ تیزی سے عفت کی بات

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کاٹ کر بولی۔

"تم سمجھتی کیا ہو خود کو؟" عفت کو اس کے اس انداز پر غصہ آ گیا۔

"عفت ماما! دلوں کے بھید اللہ سے بہتر کوئی نہیں جانتا اور ہمارے اعمال ہماری تقدیر بناتے ہیں۔ اعمال 'نیت کے محتاج ہوتے ہیں' جس کی جیسی نیت ہوتی ہے اسے اس کا پھل اچھی بری تقدیر کی شکل میں ملتا ہے' ہم میں سے کس کی نیت کیسی ہے' اس کا فیصلہ آنے والے چند سالوں میں خود بخود ہو جائے گا' نہ آپ کو بہت انتظار کرنا پڑے گا' نہ مجھے۔ کس کو کیا ملے گا' معلوم ہو جائے گا۔"

وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں عفت کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"تم مجھے ذلیل کرنے کے لیے یوں برا بھلا کہنے کے لیے میرے گھر میں آئی ہو کہ میری نیت خراب ہے' میرے اعمال برے ہیں' میری قسمت بہت بری لکھی جا رہی ہے' یہ سب بکواس کرنے آئی ہو تم یہاں۔" عفت غصے میں تلملا کر رہ گئی تھی۔

مثال تاسف سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"میرا ایسا کوئی مقصد نہیں تھا۔ آپ...." وہ گہرا سانس لے کر قدرے نرم لہجے میں بولنے لگی۔

"بس کرو اپنے باپ سے ملو اور جاؤ یہاں سے۔ مثال! میں تمہیں اپنی برداشت سے بھی بہت زیادہ سہہ چکی ہوں۔ اس لیے زیادہ بہتر یہی ہو گا کہ تم میرا مزید امتحان نہیں لو۔"

عفت مٹھیاں بھینچ کر ضبط کے کن مرحلوں سے گزر رہی تھی' مثال کو اندازہ ہو رہا تھا۔

"مطلب؟ میں سمجھی نہیں آپ کی بات...." وہ شاید عفت کو چڑانے کے لیے پوچھنے لگی۔

"اتنی سادہ نہیں ہو تم.... بہت بار تم سے براہ راست اور بہت بار ان ڈائریکٹ کہہ چکی ہوں۔ مت آیا کرو یہاں۔ چھوڑ دو ہمارا پیچھا۔ بخش دو ہمیں۔" وہ جیسے پھٹ کر بولی۔

"بہت مشکل ہے۔" وہ تاسف سے بولی۔

"کیا مطلب....؟" عفت پھنکاری۔

"میں اپنے لیے دعا نہیں مانگتی' صرف اپنے پاپا کے لیے مانگتی ہوں' ان کی زندگی' صحت اور سکون کے لیے.... اور جب تک میرے پاپا ہیں' میں یہاں آتی رہوں گی' کیونکہ مجھے یقین ہے اللہ پاپا کے لیے مانگی ہوئی میری کوئی دعا رد نہیں کرے گا۔"

وہ بہت یقین' بڑے مان بھرے لہجے میں کہہ رہی تھی۔ لحہ بھر کو تو عفت گنگ سی رہ گئی۔

اس نے ایسی بات کہہ دی تھی جو عفت کو لاجواب کر گئی تھی۔ پری زور سے دروازہ بجاتی اندر آئی تھی۔

مثال نے صرف نفرت بھری نظر سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔ کالج ڈریس کے ساتھ اس کا انداز' بالوں کا اسٹائل' چہرے کی سنوری نوک پلک اس کی فطرت کی غمازی کر رہے تھے۔

"آپ ہر وقت اس کے ساتھ کیوں سر پھوڑتی رہتی ہیں ماما! یہ لطف لیتی ہے آپ کو' مجھے یوں اذیت پہنچا کر۔ مت بات کیا کریں اس سے۔" وہ اندر آتے ہی نفرت بھرے انداز میں ماں سے بولی تھی۔

اس کے لہجے میں جو بے زاری اور حقارت تھی۔ وہ مثال کو چونکا گئی۔ اسے کچھ دیر پہلے کا وہ کریہہ منظر یاد آ گیا۔

"میں کب اس سے کچھ بات کرنا چاہتی ہوں' مگر جب یہ خود بار بار آ کر ہماری برداشت کا امتحان لے گی تو میں کتنی دیر تک خاموش رہ سکتی ہوں۔" عفت چہرے پر مظلومیت اور دکھ سجا کر بولی۔

"کب تک آئے گی' مت منہ لگایا کریں اسے' خود ہی تھک کر جان چھوڑ دے گی ہماری۔" وہ ماں کو جیسے دلاسا دیتے ہوئے بولی۔ دونوں باتیں کرتی باہر نکل گئی تھیں۔

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"مجھے جانا ہے کچھ دیر کے لیے گھر سے باہر، تم خیال رکھنا۔" عفت اسے ہدایات دے رہی تھی۔
مثال رنجیدہ نڈھال سی صوفے پر گر سی گئی۔
اگر میں واثق سے پوچھوں گی پری کے ساتھ آنے کی وجہ۔ تو ایک نیا جھگڑا جبکہ اس نے مجھے کہہ دیا تھا کہ وہ اس ٹاپک پر نہ تو کوئی آرگومنٹ دے گا نہ بات کرے گا۔ اگر یہ سلسلہ بڑھتا چلا گیا میرے یوں خاموش رہنے سے تو۔
وہ سخت پریشان سی سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

☆ ☆ ☆

"کیا ہے اس میں؟" عاصمہ ناگوار نظروں سے سامنے کھڑے شہزاد کو دیکھ کر بولی۔
شہزاد لفافہ ہاتھ میں لیے کھڑا تھا۔ "آپ کی امانت۔" وہ مختصراً بولا۔
"تمہارے پاس تو میری کوئی امانت نہیں تھی کبھی بھی۔ کیونکہ ہم پہلے سے نہیں جانتے ایک دوسرے کو۔" وہ کچھ رکھائی سے بولی۔ "ہاں واثق کے حوالے سے ہماری کچھ جان پہچان ہے۔" اس کا انداز جتانے والا تھا۔
شہزاد لمحہ بھر کو خاموش رہ گیا۔
"آپ کی امانت ہے یہ اور یہ مجھے آپ ہی تک پہنچانی تھی۔ آپ اسے کھول کر دیکھیں گی تو آپ کی سمجھ میں آجائے گا۔" وہ کچھ رک کر بولا۔
"مگر میں یہ نہیں لینا چاہتی۔ بہتر ہے تم اسے واپس لے جاؤ۔" وہ اسی خشک لہجے میں کہہ رہی تھی۔
شہزاد متذبذب سا کھڑا رہ گیا۔
"ایک بات پوچھوں آپ سے آنٹی؟" وہ کچھ دیر بعد قدرے نرم لہجے میں بولا۔ عاصمہ نے کچھ جواب نہیں دیا۔
"آپ میرے پاپا کو جانتی ہیں؟" وہ اس کے چہرے پر نظریں جما کر آہستگی سے بولا۔
"میں اس شخص کا نام نہیں سننا چاہتی بہتر ہے اگر تم اس کے بارے میں کوئی بات کرنا چاہتے ہو تو چلے جاؤ یہاں سے مجھے کوئی بات نہیں کرنی۔"
وہ اپنے شدید امڈتے جذبات پر بمشکل بند باندھ کر رخ پھیرے کانپتی آواز میں بولی تھی۔
شہزاد نے چونک کر اسے دیکھا۔
"ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی۔ میں چلتا ہوں خدا حافظ۔" اس نے آہستہ سے کہا اور چلا گیا۔ عاصمہ کچھ دیر یونہی کھڑی رہی پھر آنکھیں صاف کرتی مڑی اور چونک گئی۔ شہزاد جا چکا تھا۔ وہ لفافہ وہیں پڑا تھا۔

☆ ☆ ☆

"کیوں، آپ کو بتا کر نہیں گئی مثال؟" واثق کچھ ناگواری سے بولا۔
عاصمہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔ وہ خود اس وقت بہت الجھی ہوئی تھی۔
"عدیل بھائی کی طبیعت اچھی نہیں تھی انہیں دیکھنے گئی ہے۔" عاصمہ خود کو سنبھال کر بولی۔
"مگر میری تو انکل سے ایک گھنٹہ پہلے بات ہوئی ہے۔ وہ اپنے آفس میں تھے اور ٹھیک تھے۔"
"مگر تم نے انہیں کال کیوں کی تھی؟" عاصمہ نے چونک کر پوچھا۔
"نہیں کچھ خاص نہیں۔ آفس کے سلسلے میں کچھ کام تھا۔" وہ سرسری لہجے میں بولا۔
"آپ مجھے کہتیں تو رکنے کا۔ میں اسے لے جاتا۔"
"میں نے کہا تھا بلکہ یہ بھی کہا تھا کہ میں بھی ساتھ چلتی ہوں لیکن اس نے کہا کہ وہ زیادہ رکے گی نہیں۔ بس

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
Reading Section

تھوڑی دیر میں آجائے گی اور تم اتنی ٹینشن کیوں لے رہے ہو۔ آجائے گی کچھ دیر میں وہ۔ تم فریش ہو جاؤ۔ میں چائے بنوائی ہوں تمہارے لیے۔"
عاصمہ کہہ کر باہر نکل گئی۔
واثق کچھ الجھا ہوا جانے لگا تو میز پر پڑا لفافہ دیکھ کر چونکا پھر سر جھٹک کر باہر نکل گیا۔

☼ ☼ ☼

مثال دروازہ کھولے سامنے کھڑے سیفی کو دیکھ کر سکتے میں رہ گئی۔
سیفی کے چہرے پر بڑی جان دار معنی خیز مسکراہٹ تھی جیسے دونوں میں بڑی مدت کی شناسائی ہو اور اب ایک عرصے کے بعد سامنا ہو رہا ہو۔
"ہاؤ آر یو؟" وہ مسکرا کر اس کے چہرے پر نظریں جمائے بولا۔
مثال نے زور سے ہونٹ بھینچ لیے۔
"کم آن یار! کیا شادیٔ مرگ ہو گیا مجھے یوں اپنے سامنے اتنے ٹائم کے بعد دیکھ کر۔ رئیلی مثال آئی مس یو یار!" وہ بے تکلف لہجے میں گویا تھا۔
"بہت دنوں تک میں خود کو جھٹلاتا رہا کہ میرے اندر جو یہ ڈپریشن سا ہے یہ یونہی بے وجہ ہے۔" وہ اس کے کچھ اور قریب ہوا۔
"شٹ اپ!" وہ دھیمی آواز میں غرائی۔
"وہ تم تھیں مثال۔ جس نے میرے لیے سب راستے بند کر دیے تھے۔ جس طرف کو بھی بھاگ کر جانا چاہتا تم وہاں میرا راستہ روکے کھڑی تھیں۔" وہ جانے کیا کچھ بول رہا تھا۔ مثال کو لگا اس کا دماغ بھک سے اڑ رہا ہے۔
"تم نے میرے لیے ہر رستہ بند کر دیا' میرے پاس تمہارے پاس آنے کے علاوہ اور کوئی چوائس نہیں بچی سو آئی ہیو ٹو کم ڈیئر۔" وہ بے تکلفی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھنے لگا۔ مثال کو جیسے ہزار واٹ کا کرنٹ لگا۔
"بکواس بند کرو تم۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی اور مجھ سے یہ ساری بکواس کرنے کی۔" اس کی آواز لرز رہی تھی۔ جیسے اس کا پورا وجود کپکپا رہا تھا۔
"تم نے۔ تمہارے خیال نے۔ اور اگر میں سچ بولوں تو تمہاری محبت کی شدت نے مجھے یہ ہمت' یہ طاقت دی کہ میں نے سب کچھ۔ اپنا فیوچر' اپنا کیریئر' اپنے خواب' اپنے رشتے سب کچھ داؤ پر لگا دیا اور صرف تمہارے خیال کی طاقت مجھے یہاں تک لے آئی۔ دیکھ لو محبت کا کمال۔"
وہ کیا کہہ رہا تھا۔ کیا بول رہا تھا۔ مثال کے کان سائیں سائیں کرتے سن تو رہے تھے مگر اس کا مفہوم وہ نہیں سمجھ پا رہی تھی۔ بس آنکھیں پھاڑے ٹکر ٹکر اسے دیکھے جا رہی تھی۔
اس کی نظروں کے سامنے اس بھیانک رات کے منظر تیرنے لگے تھے جب یہ شیطان بدروح کی طرح اس کو برباد کرنے جا رہا تھا۔
مثال نے پوری قوت سے اسے دھکا دے کر باہر نکالنا چاہا۔ سیفی نے بہت مضبوطی سے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیے تھے۔
وہ شاید اس حملے کی توقع کر رہا تھا سو چوکنا تھا۔
"تو۔ تم نے مزید بکواس کی تو میں تمہیں مار ڈالوں گی۔ ختم کر لوں گی۔ چلے جاؤ یہاں سے۔ چلے جاؤ۔" وہ ایک دم جیسے ہوش و حواس کھو بیٹھی تھی۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رزیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

وہ کہاں ہے، کس جگہ ہے، کیا بات کر رہی ہے۔ سب کچھ فراموش کر چکی تھی۔

"ارے۔ ارے اتنا غصہ میری جان! میرے چلے جانے کا تمہیں۔ ایسا رنج تھا۔ تم نے مجھے بھی بتایا ہی نہیں۔ میں پہلے ہی بھاگا چلا آتا۔" وہ الٹا اس کے غصے کو دیوانگی قرار دے رہا تھا۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے ورنہ میں تمہیں جان سے مار دوں گی۔ سنا تم نے۔" وہ کانپتی آواز میں چیخی۔

"تمہیں لینے کے لیے آیا ہوں میری جان! میں واقعی تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔ نہیں رہ سکتا۔" وہ اس کے ہاتھ زور سے اپنے ہاتھوں میں دبائے جذباتی پن سے کہہ رہا تھا۔

"واؤ انٹرسٹنگ۔۔۔ یہ کون سی فرینڈلی ریسلنگ ہو رہی ہے یہاں پر۔" پری ایک دم سے آکر ان کے بالکل قریب کھڑے ہو کر بولی تھی۔

سیفی نے ایک دم سے مثال کے ہاتھ چھوڑ دیے۔ مثال تو ساکت سی کھڑی رہ گئی تھی۔

"میں سفیان ہوں سیفی۔۔۔ سفیان احسن کمال۔" سیفی تھوڑا سا گھبرانے کے بعد فوراً" سنبھل چکا تھا۔

"اوہ تو آپ ہیں وہ سیفی۔" پری ہونٹ سکیڑے دلچسپ نظروں سے دیکھنے لگی۔

"اور آپ تو شاید پری ہیں، ہیں نا؟" وہ بھی جواباً" ان ہی نظروں کا تبادلہ کرتے ہوئے سراہنے والے انداز میں بولا تھا۔

"آف کورس۔ میرے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے۔ مثال کے ساتھ کوئی جھگڑا ہوا ہے آپ کا۔"

"جھگڑا۔۔۔ تھا اب نہیں ہے۔" سیفی زور دیتے ہوئے بولا۔ مثال اسے نفرت بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔ اسی وقت دروازے کے پاس آہٹ سی ہوئی، تینوں نے بیک وقت مڑ کر دیکھا۔

واثق وہاں کھڑا کچھ متذبذب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"آیئے واثق بھائی! آیئے نا، وہاں رک کیوں گئے۔ آئی مین یوں دروازے پر کیوں کھڑے ہیں۔ اندر آئیں نا۔۔۔ آپ کا اپنا تو گھر ہے یہ۔" پری کچھ دیر پہلے والے غصے کے بجائے خوش دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بڑے اپنائیت بھرے لہجے میں کہہ رہی تھی۔

"یہ کون ہیں؟" سیفی بے وجہ ہی الجھا تھا۔ اس کی چھٹی حس نے کچھ الارم کیا تھا۔

"ارے آپ کو نہیں پتا، مثال نے نہیں بتایا آپ کو، یہ واثق احمد ہیں، مثال آپی کے شوہر، ابھی کچھ ہی ماہ پہلے تو شادی ہوئی ہے بڑے ڈرامائی انداز میں دونوں کی۔"

"شادی۔۔۔ مثال کی۔" سیفی کے لیے شاک تھا، ٹھہر اکر بولا۔

"کمال ہے اتنی بڑی نیوز آپ کے علم ہی میں نہیں تھی۔" پری اس کی حیرت کو ہوا دیتے ہوئے بولی۔

"مثال! چلو میں لینے آیا ہوں تمہیں۔" واثق سرد لہجے میں بولا تو مثال کچھ کہے بغیر اس کے ساتھ خاموشی سے باہر نکل گئی۔

✡ ✡ ✡

دونوں رات کے پھیلتے اندھیرے میں یونہی گاڑی میں سفر کرتے جا رہے تھے دونوں کے چہروں پر گہری سوچ اور فکرمندی سی تھی۔ دونوں ہی ایک دوسرے سے بات نہیں کر رہے تھے۔

"اگر میں واثق سے پوچھوں کہ وہ پری کے ساتھ گاڑی میں کہاں سے آ رہا تھا تو یہ مجھ پر برسنے لگے گا۔"

مثال نے کن اکھیوں سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے واثق کو دیکھتے ہوئے سوچا مگر کچھ بول ہی نہیں سکی۔

ایسے یوں لگ رہا تھا جیسے اس کے ہونٹ آپس میں سل گئے ہوں وہ اب کبھی ایک لفظ بھی بول نہیں پائے گا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اور یہ کمینہ سیفی۔۔۔ یہ کیوں آ گیا اور جو یہ بکواس کر رہا تھا۔ مائی گاڈ اگر کوئی سن لیتا اس پری نے اگر کچھ سن لیا ہوا ۔۔۔ واثق کے کان میں کچھ پڑ جاتا۔"

واثق کو ترچھی نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ پریشان سی ہوئی۔

سیفی کی نظریں اس کا انداز جس طرح وہ مثال کو دیکھ رہا تھا اس میں بہت کچھ تھا۔

"لیکن اگر میں مثال سے کچھ پوچھوں گا تو یہ انکار کر دے گی۔ الٹا مجھے جھٹلا دے گی نہیں مجھے مثال سے کچھ نہیں پوچھنا کوئی بات نہیں کرنی۔" اس نے سر جھٹکا۔

"اگر یہ مجھ سے کوئی بات نہیں کریں گے تو مجھے پتا کیسے چلے گا کہ ان کے دل میں کیا چل رہا ہے۔" مثال کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں۔" ایک مسلسل سفر۔ ایک سڑک کے بعد دوسری سڑک۔۔۔ نہ ختم ہونے والے راستوں پر سفر نے جیسے اسے اکتا دیا۔ بہت دیر بعد بالآخر اس نے پوچھ ہی لیا۔

"کہیں نہیں۔" واثق بوجھل آواز میں بولا۔ جیسے وہ بھی اس بے مقصد مسافت سے تھک گیا ہو۔ اس نے ایک دم سے ایک طرف کر کے گاڑی روک دی تھی۔ مثال نے کچھ پریشان ہو کر اسے دیکھا۔

"یہاں کیوں رکے؟" وہ رستے کی ویرانی سے خائف ہو کر بولی۔

"پتا نہیں۔" واثق کو باہر کی ویرانی سے زیادہ اندر کے شور نے ڈسٹرب کر رکھا تھا۔

"گھر کیوں نہیں جا رہے؟" وہ کچھ دیر بعد اسے احساس دلاتے ہوئے بولی۔

"کیا تمہیں مجھ سے کچھ نہیں کہنا۔" واثق جتانے والے لہجے میں بولا۔ مثال ہاتھ مل کر رہ گئی۔

"تو وہ لمحہ آن پہنچا اگر واثق نے واقعی سیفی کی کچھ بکواس سن لی ہے تو؟" وہ کانپ کر رہ گئی۔

"میں تو سمجھی شاید آپ کو مجھ سے کچھ کہنا ہے اس لیے اتنی دیر سے ہم یوں ہی چلے جا رہے ہیں۔" وہ کچھ ہمت کر کے بولی۔

"مجھے بھی یہی لگ رہا ہے۔" وہ زیر لب بڑبڑایا۔

"کیا مطلب۔۔۔ کیا لگ رہا ہے؟" وہ پریشان ہو گئی۔

"ہم دونوں بس یوں ہی چلے جا رہے ہیں۔" وہ کچھ افسردگی اور بے دلی سے بولا۔

مثال اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"میں تو پہلے سے ہی جانتی تھی۔" وہ آہستگی سے بولی۔

"کیا۔ کیا جانتی تھیں تم؟" واثق بے قراری سے بولا۔

مثال اسے دیکھنے لگی۔

"ابھی سفر شروع ہی ہوگا ہم کچھ ہی دیر ساتھ چلیں گے کہ آپ کو سفر کی رائیگانی کا احساس ستانے لگے گا۔" وہ بوجھل سی آواز میں بولی۔

"کیا مطلب؟" واثق قطعاً "نہیں سمجھا۔

"ہمیں گھر چلنا چاہیے۔ آنٹی پریشان ہو رہی ہوں گی۔" وہ کچھ دیر بعد باہر پھیلتے اندھیرے کو دیکھ کر بولی۔

"تمہیں مجھ سے کچھ نہیں کہنا؟" وہ کچھ مایوس ہوا تھا۔

"الفاظ سے زیادہ ہمیں ایک دوسرے کے احساسات کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے واثق! اگر واقعی آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو یہ سفر بے مقصد نہ لگے تو" وہ جانے کیا سمجھانا چاہ رہی تھی۔

واثق اسے دیکھتا رہا پھر ایک جھٹکے سے گاڑی دوڑا لے گیا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

✡ ✡ ✡

وہ بے یقین نظروں سے ڈاکٹر کو دیکھتا جا رہا تھا۔
سامنے بیڈ پر پڑے وجود پر اس کی نظریں ٹھٹک گئیں۔
ابھی کچھ ہی لمحے پہلے تو اس نے زبیر کو بتایا کہ وہ اس کی امانت عاصمہ تک پہنچا آیا ہے۔ اسے لگا زبیر کی آنکھوں میں چمک آئی تھی۔ ہونٹوں پر معدوم سی مسکراہٹ مگر دوسرے ہی لمحے سب کچھ جیسے بجھ سا گیا تھا۔
سینے میں رک رک کر چلتی سانسیں تھم سی گئی تھیں۔ آنکھوں کی جوت بجھ گئی تھی۔
"پاپا آپ ٹھیک ہیں نا... خوش ہیں نا... میں وہ دے آیا ہوں عاصمہ آنٹی کو۔" وہ پھر سے اس کا سینے پر رکھا ہاتھ ہولے سے ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔
ہاتھ بے جان ہو کر پھر سے سینے پر گر گیا۔
اسی وقت ڈاکٹر اور نرس اندر آئے۔ اسے ہٹا کر ڈاکٹر زبیر کا معائنہ کرنے لگا تھا۔
"یہ اب حیات نہیں ہیں، مجھے افسوس ہے۔" ڈاکٹر نے مختصر معائنے کے بعد ہی مدھم آواز میں گویا اعلان کیا تھا۔
شہزاد کے کان جیسے سننے سے قاصر تھے۔ وہ نا سمجھی سے ڈاکٹر کو دیکھتا جا رہا تھا۔

✡ ✡ ✡

عدیل گاڑی گھر کی طرف موڑتے ہوئے بے اختیار ٹھٹکا تھا۔ وہ سیفی ہی تھا۔ عدیل اسے پہچانتا تھا۔
کچھ عرصہ پہلے وہ اسے دیکھ چکا تھا جب بشریٰ ـــــ وہ ایک بار یا ہر شاپنگ مالز میں، ہوٹلز میں اپنے شوہر اور دوسری بیٹی کے ساتھ نظر آتی تھی تو یہ لڑکا بھی ساتھ ہوتا تھا۔
مثال کو بشریٰ! جس طرح یہاں چھوڑ کر گئی تھی اور جس خوف کا اظہار وہ الفاظ میں نہیں کر سکی تھی، وہ اس کی آنکھوں اس کے لہجے سے عیاں تھا۔
"وہ چاہتے ہوئے بھی عدیل کو نہیں بتا سکی تھی۔ مگر ایک مرد ہونے کے ناتے وہ یہ ساری سچویشن سمجھ چکا تھا مگر بیٹی کا باپ ہونے کی وجہ سے اس نے اس واہمے کو اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں میں کہیں دفن کر دیا تھا۔
اگر عفت کو پتا چل جاتا تو وہ رائی کا پہاڑ بنا ڈالتی، اس کی معصوم بیٹی کے کیا قصے کیا واقعے بنتے... عدیل نے اس گہرے راز کو دل کی گہرائیوں میں چھپا لیا تھا۔
لیکن آج یہ پھر یہاں کیوں آ گیا؟۔
اور عدیل کی آنکھوں نے دھوکا نہیں کھایا تھا۔ وہ عدیل کے گھر سے نکل کر آیا تھا۔
اس کا خون کھولنے لگا تھا۔ گھر میں عفت نہیں تھی۔ پری بظاہر ٹی وی کے چینلز گھمانے میں مصروف تھی مگر اس کی یہ مصروفیت ایک بہانہ نظر آ رہی تھی۔
"دانی کہاں ہے؟" عدیل کچھ اور پوچھنا چاہتا تھا لیکن اس کے منہ سے یہی نکل سکا۔
"پاپا! وہ گھر پر نہیں ہے۔" پری باپ کو دیکھ کر کچھ مؤدب ضرور ہوئی تھی۔
"یہی تو پوچھ رہا ہوں، وہ کہاں ہے۔" وہ کچھ جھنجلا کر بولا۔
"مجھے نہیں معلوم پاپا!" وہ کچھ ڈر کر بولی۔
"ابھی کون آیا تھا یہاں؟" محتاط لہجے میں اس نے پوچھ ہی ڈالا۔
"کوئی نہیں... ہاں وہ مثال آپی آئی تھیں، مطلب پہلے ہی سے آئی ہوئی تھیں پھر واثق بھائی کے ساتھ چلی

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

گئیں۔" وہ رک رک کر بولی۔
"مثال آئی تھی؟" وہ کچھ حیران سا ہوا "اور چلی کیوں گئی۔"
پری نے کچھ کوفت سے کندھے اچکائے۔
عدیل سیفی کے بارے میں پوچھتے ہوئے رک گیا اور اندر چلا گیا پری پھر سے ٹی وی میں مصروف ہو گئی۔

☼ ☼ ☼

"یہ کیا کہہ رہی ہو تم مثال!" بشریٰ کے لیے یہ خبر کسی بم بلاسٹ سے کم نہیں تھی۔
اسے تو لمحہ بھر کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا اگرچہ سیفی کے پاکستان جانے کی خبر نے اس کا دل ضرور دھڑکایا تھا لیکن اسے ایک فیصد بھی امید نہیں تھی کہ وہ مثال سے ملنے چلا جائے گا۔
"ماما! آپ نہیں جانتیں یہ سب کچھ میرے لیے کتنا شاکنگ تھا اور اس کو دیکھ کر میں کتنا ڈر گئی تھی۔ وہ کیا کچھ بولے جا رہا تھا۔ میری کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ میں اپنے دفاع میں کچھ نہیں بول پا رہی تھی۔" وہ سخت پریشان اور ہراساں تھی۔
بشریٰ بھی پریشان ہو گئی۔
"یہی تمہاری غلطی ہے۔ تم بلاوجہ ڈر سے کانپنے لگتی ہو۔ تم نے اس کا منہ کیوں نہیں توڑا اسے دھکے دے کر نکال دینا چاہیے تھا تمہیں فوراً۔" بشریٰ کو مثال کی بزدلی پر اور بھی غصہ آ گیا۔
"اور میں تو یہ شکر کر رہی ہوں وہ ذلیل تمہارے سسرال نہیں پہنچا۔ عدیل کے گھر میں تمہیں نا تم... واثق کو اگر معلوم ہو جاتا تو بات بہت فکر والی تھی۔" بشریٰ جیسے خود کو تسلی دے رہی تھی۔
"ماما! واثق بھی اس کی موجودگی میں وہاں آ گئے تھے اور..." وہ کچھ دیر بعد رک کر بولی تو بشریٰ کا دل دھک سے رہ گیا۔
"او مائی گاڈ! یہ کیا کہہ رہی ہو تم مثال؟" مثال لب کاٹ کر رہ گئی۔
"واثق کو کچھ اندازہ تو نہیں ہوا اس کی کمینگی کا؟" وہ بڑی بے چینی سے پوچھ رہی تھی۔
"مجھے نہیں پتا چلا۔" وہ کچھ بے بسی سے اعتراف کرتے ہوئے بولی۔
"کیا مطلب؟ کیا پتا نہیں چلا؟" بشریٰ نا سمجھی میں بولی۔
"واثق کا لہجہ' ان کا انداز... بہت عجیب سا ہو رہا ہے اس کے بعد۔ انہوں نے مجھ سے بعد میں ٹھیک طرح سے بات بھی نہیں کی۔" وہ نم لہجے میں کہہ رہی تھی۔
"یہ تم کیا کہہ رہی ہو مثال! کیا واثق کو کچھ شک ہو گیا ہے سیفی کے آنے سے؟" بشریٰ کی پریشانی بڑھ گئی۔
"معلوم نہیں ماما! ان کے دل میں کیا چل رہا ہے۔ ہمارے درمیان پہلے ہی... میری سمجھ میں نہیں آ رہا میں کس الجھن کے بارے میں آپ کو بتاؤں اور کس کے بارے میں نہیں۔"
وہ تھک کر رہ گئی تھی' اب اسے یہ بوجھ کسی نہ کسی سے تو شیئر کرنا ہی تھا۔
"مائی گاڈ مثال! تم نے مجھے سخت پریشان کر دیا ہے' سنو' میری بات غور سے۔ یہاں بھی حالات کچھ اتنے اچھے نہیں چل رہے کہ میں جلدی جلدی تم سے کانٹیکٹ کر سکوں۔ احسن کی طبیعت کچھ اتنی اچھی نہیں پھر آئینہ کی شادی کا مسئلہ' احسن کے بزنس کے معاملات... گھر کا مسئلہ۔ کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے لیکن میں صرف تمہاری طرف سے مطمئن تھی کہ آخر کار اللہ نے میری بیٹی کی سن لی۔ اسے محبت کرنے والا شوہر اور قدر کرنے والا سسرال مل لیکن جو کچھ تم اب مجھے سنا رہی ہو' مثال! مجھے یوں لگ رہا ہے۔ میرے قدموں کے نیچے سے زمین

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

سرک رہی ہے۔" بشریٰ کی پریشانی دوچند ہو چکی تھی۔
"ماما! میں آپ سے یہ سب نہیں کہنا چاہتی تھی لیکن آج اس سیفی کی آمد نے مجھے بہت خوف زدہ کر دیا ہے۔"
وہ بے بسی سے بولی۔
"سنو تم اب میرڈ ہو۔ تمہارے ساتھ تمہارا شوہر ہے جو تم سے محبت کرتا ہے۔ تمہاری قدر کرتا ہے۔ تم پر بھروسا کرتا ہے۔ تمہیں اس سیفی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے اب اگر وہ تمہارے راستے میں آئے تم سے بات کرنے کی کوشش کرے۔ اس کا منہ توڑ دو۔ سختی سے منع کر دو بلکہ مناسب موقع دیکھ کر واثق کو بھی بتا دو لیکن وہ واقعہ ہرگز نہیں۔" وہ تنبیہہ کرتے ہوئے بولی۔
"تم سمجھ رہی ہو نا میں کیا بات کر رہی ہوں۔ مثال اب معاملہ صرف تمہاری ذات کا نہیں۔ میری بیٹی تمہاری پوری ازدواجی زندگی اور تمہارے گھر کا بھی ہے۔ تمہیں ہر حال میں خود کو مضبوط رکھنا ہے۔ سیفی جیسا گھٹیا انسان اگر تم تھوڑی بھی مضبوطی دکھاؤ گی تو زیادہ وقت تمہارے سامنے کھڑا نہیں رہ سکے گا۔" وہ اسے آہستہ آہستہ سمجھا رہی تھی۔
"مگر ماما! واثق کے دل میں کیا ہے، میں سمجھ نہیں پا رہی اور وہ پری۔ وہ بہت عجیب ہے اور واثق کے ساتھ۔" اس کے گلے میں آنسوؤں کا پھندا سا لگا۔
اتنی گری ہوئی بات وہ کیسے اپنی ماں سے بھی شیئر کر سکتی ہے، وہ بھی اپنے شوہر کے بارے میں۔" وہ بولتے بولتے رک گئی تھی۔
"کیا مطلب؟ میں سمجھی نہیں۔ پری کا یہاں کیا ذکر آ گیا؟" بشریٰ ایک دم سے چونکی تھی۔
"نہیں۔ وہ بھی وہاں آ گئی تھی جب وہ سیفی آیا تھا تو اسی نے واثق سے سیفی کا تعارف بہت عجیب انداز میں کرایا تھا جس کی وجہ سے....." وہ رک رک کر بات کو پلٹنے کی کوشش کرنے لگی۔
"مثال! میری سمجھ میں بالکل نہیں آ رہا تم اب میچور رہو، واثق سے تو محبت کرتی ہو نا؟"
"ماما!" اسے بشریٰ سے اس سوال کی توقع نہیں تھی۔
"بیٹا! وہ شوہر ہے تمہارا اور خدا کے لیے اس کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کرو۔ اس سے دور نہیں رہو نہ اسے خود سے دور ہونے دو۔ تم سمجھ رہی ہو نا؟"
"ہوں!" مثال بے دھیان سی تھی۔
واثق کھانے کے بعد کمرے میں نہیں آیا تھا۔
اس نے بہت دیر تک انتظار کیا تھا۔ ایک بار باہر بھی گئی تھی مگر وہ لاؤنج میں بھی نہیں تھا۔
وردہ بیٹھی اپنے نوٹس بنا رہی تھی۔ اسے اتنی عجیب سی نظروں سے دیکھا۔ وہ شرمندہ سی واپس آ گئی۔
اور اب کافی رات ہو گئی تھی۔
"کیا آج واثق کمرے میں نہیں آئے گا۔" وہ پریشان ہو کر سوچنے لگی۔
"تمہارے پاس اس کی کال تو نہیں آئی؟" بشریٰ پوچھ رہی تھی۔
"نہیں ماما! میرا نمبر چینج ہو چکا ہے۔ میرا نہیں خیال کہ اس کے پاس ہو گا وہ نمبر۔" وہ کچھ سوچ کر بولی۔
"ٹھیک ہے پھر بھی تم بہت احتیاط کرنا اور پلیز واثق کے ساتھ رہو، خوامخواہ کی الجھن جو بھی ہے اسے تمہیں ہی ختم کرنا ہے میں پھر کال کروں گی تمہیں۔"
بشریٰ نے کہہ کر فون بند کر دیا مثال یونہی بیٹھی کچھ سوچتی رہی۔

☆ ☆ ☆

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"عاصمہ بہن!
مجھے آپ کو بہن کہنے کا بھی حق نہیں ہے۔ بلکہ مجھے آپ سے بات کرنے کا کوئی بھی رعایت لینے کا کوئی حق نہیں ہے لیکن اس کے باوجود وہ جو کہتے ہیں جب کشتی ڈوبنے لگتی ہے تو بوجھ اتارا کرتے ہیں اور میری زندگی کی کشتی پر تو گناہوں کے اتنے بوجھ ہیں میں چاہوں بھی تو اپنی گردن ان کے عذاب سے آزاد نہیں کرا سکتا۔
اگرچہ آپ کو دھوکا دینے کے بعد سے میں مسلسل گرفتار عذاب ہوں ایک لمحہ بھی میری زندگی میں ایسا نہیں آیا جب مجھے سکون، خوشی یا راحت ملی ہو ایک کرب مسلسل۔ ایک عذاب مسلسل!
پہلے بیوی اور بچوں کی ناگہانی ہلاکت!
پھر سارا بزنس جو بڑی محنتوں اور دھوکے سے اپنے پیروں پر کھڑا کیا تھا کچھ بھی نہیں بچا۔ سب کچھ تباہ و برباد ہو گیا۔
میں لوگوں کے لیے ایک عبرت کی تصویر بن گیا تھا! جیتی جاگتی زندہ لاش!
کئی مہینے ہوش و خرد سے بے گانہ رہا لیکن ایک احساس ہمہ وقت دامن سے لپٹا تھا کہ کس طرح سے آپ کا پتا معلوم کر کے آپ کے قدموں میں گر کر آپ کے یتیم بچوں کا دامن پکڑ کر معافی مانگ لوں لیکن اللہ کو یہ بھی منظور نہیں تھا۔
جب تک میں ہوش و حواس کی دنیا میں واپس آیا، آپ کہیں اور شفٹ ہو چکی تھیں۔
پھر لاکھ کوششوں اور تلاش کے باوجود آپ کو تلاش نہیں کر سکا تھا۔
گناہ اور پچھتاوے میرے پورے وجود کو دن رات زہریلے سانپوں کی طرح ڈستے اور میں شرمندگی اور ندامت کی ایسی دلدل میں دھنس چکا تھا کہ میرے ہاتھ نہ دعا کے لیے اٹھتے تھے نہ توبہ کے لیے! سب کچھ ختم ہو گیا تھا۔
پھر مجھے شہزاد مل گیا۔
دور کے رشتے داروں کا ایک لاوارث، یتیم بچہ شاید یہ میرے گناہوں کو دھو سکے ان کا مداوا بن سکے ایک موہوم سی آس۔ ایک ٹوٹی ہوئی امید کا سرا پکڑ کر پھر سے زندگی کے میدان میں قدم رکھ دیا۔
آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو گیا۔ نہیں ٹھیک ہو سکا تو میرا دل، میری روح! سب زخم زخم تھے اور مرہم کہیں بھی نہیں تھا۔
اتنے سال جو کمایا، لگتا تھا یتیموں کا حق کھا رہا ہوں نوالے میرے حلق میں اٹکتے تھے۔ کبھی کسی نعمت سے لطف اندوز نہیں ہو سکا اس کے بعد اندر سے بیماریوں کی آماجگاہ بن گیا۔
"میں ٹھیک نہیں ہونا چاہتا تھا" اپنا علاج بھی نہیں کروانا چاہتا تھا۔ لیکن آپ کو تلاش کرنا اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنا اور آپ کا قرض..... زندگی کا مقصد تھا جس کے لیے میں اللہ سے مہلت مانگ رہا تھا۔
لیکن اب لگتا ہے، یہ مہلت ختم ہونے کے قریب ہے۔ میرے پاس وقت کم رہ گیا ہے۔ اس خط کے ساتھ جو فائل ہے اس میں کچھ پراپرٹی کے پیپرز ہیں جو میں نے آپ کے بچوں کے نام وقف کی ہے۔
اصل میں تو یہ ان کی ہی ہے۔ میں تو بس.....
اب اور دم نہیں لکھنے کا..... دم جیسے گھٹتا جا رہا ہے
ایک مرتا ہوا شخص جسے اپنے آگے صرف اندھیرے اور عذاب نظر آ رہے ہوں۔ وہ آپ سے صرف اپنے گناہوں کی معافی ہی مانگ سکتا ہے۔
اگر ہو سکے..... اگرچہ یہ ناممکن ہے۔ لیکن پھر بھی ایک آس ہے۔ اگر آپ مجھے معاف کر دیں تو شاید اللہ بھی مجھے معاف کر دے۔ اللہ کے بندوں کو ناراض کر کے اللہ کے گھر سے کچھ بھی نہیں ملتا! اپنے بچوں کا

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں :-

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

صدقہ سمجھ کر مجھ گناہوں سے لتھڑے شخص کو معاف کردیں۔

گناہ گار زبیر

واثق نے ہاتھ میں پکڑا خط رکھ دیا۔ عاصمہ تاریک چہرے کے ساتھ بیٹھی تھی اس کے آگے فائل پڑی تھی۔ واثق فائل اٹھا کر کھول کر دیکھنے لگا۔

اس میں واقعی جس پراپرٹی کے ڈاکومنٹس تھے' وہ اتنے تھے کہ اس نقصان کا کئی گنا ازالہ ہو سکتا تھا جو زبیر نے انہیں کئی سال پہلے پہنچایا تھا۔

لیکن کچھ نقصان ناقابل تلافی ہوتے ہیں۔ وہ ماں کے چہرے کو دیکھ کر سر جھکا کر رہ گیا۔ اس نے بے دلی سے فائل بند کردی۔

"آپ کو شہزاد کو یہ سب کچھ واپس کردینا چاہیے تھا' مطلب لینا ہی نہیں چاہیے تھا۔ ہمیں یہ سب نہیں چاہیے تھا۔" وہ کچھ تلخی سے بولا۔

"میں نے اسے منع کردیا تھا صاف' وہ خود ہی یہاں رکھ کر چلا گیا۔ یہ سب کچھ میری برداشت سے بہت بڑھ کر ہے واثق... تم کسی بھی طرح یہ سب ان لوگوں کو واپس کرکے آؤ میں اس بارے میں کچھ سوچنا بھی نہیں چاہتی۔"

وہ درد سے کراہ کر بولی۔

"واثق! میں نے دعا کی تھی اللہ سے کہ یہ شخص مجھے دوبارہ زندگی میں کبھی نہیں ملے' کبھی نظر نہیں آئے۔ میں اس کے بارے میں کبھی کسی سے کچھ نہیں سنوں لیکن..."

وہ رخ پھیرے بوجھل لہجے میں رک رک کر کہہ رہی تھی۔

"ایسا تو خیر ماما ہونا ہی تھا۔ ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ وہ نشان عبرت بھی بنتا اور آپ کو اس کے بارے میں کچھ معلوم بھی نہیں ہوتا۔" واثق افسردگی سے بولا۔

"تم بس یہ سب واپس کرکے آؤ۔ میں۔" وہ زور سے سر جھٹک کر بولی جب ہی واثق کا فون بجا۔

شہزاد کی کال تھی۔ اس نے کچھ سوچ کر گہرا سانس لیتے ہوئے عاصمہ سے نظریں چرا کر کال ریسیو کی دوسرے لمحے اس کے چہرے کا رنگ بدل سا گیا۔

"اوہ' انا للہ وانا الیہ راجعون!" وہ ہولے سے بولا۔ عاصمہ چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

"شہزاد کے والد... زبیر صاحب کے انتقال ہوگیا ہے اس کا فون تھا۔" دونوں گم صم سے تھے۔

☆ ☆ ☆

"مجھے نہیں معلوم میں اسے گھر پر چھوڑ کر گئی تھی بلکہ میں نے اس سے کہا تھا کہ آپ کی طبیعت ٹھیک ہے لیکن وہ رک کر یہیں انتظار کرنا چاہتی تھی تو میں اسے منع تو نہیں کرسکتی تھی کہ وہ یہاں نہیں رکے چلی جائے۔"

عفت پوچھنے پر ناراض لہجے میں کہتی چلی گئی۔

عدیل اسے دیکھ کر رہ گیا۔

"اور حیرت کی بات یہ ہے کہ پھر وہ آپ سے ملے بغیر چلی بھی گئی' مجھے پری نے بتایا کہ اسے واثق لینے کے لیے آیا تھا اور وہ لڑکا اس کا یہاں کیا کام تھا بھلا ہم لوگ تو اسے جانتے بھی نہیں... یہ قصہ کیا ہے؟"

وہ متجسس لہجے میں پوچھ رہی تھی۔

"مجھے نہیں معلوم سر درد سے پھٹ رہا ہے میرا پہلے ہی۔" وہ عفت سے یہ سب پوچھ کر پچھتایا اب عفت کو

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بولنے سے کون روک سکتا تھا۔
"عدیل! کہیں ایسا تو نہیں کہ بشریٰ بھی واپس آچکی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ لڑکا بھی آگیا ہو۔" اس نے اندھیرے میں تیر چلایا۔
عدیل اسے چونک کر دیکھنے لگا' یہ بات تو اس نے سوچی ہی نہیں تھی۔

☆ ☆ ☆

سیفی بستر پر چیت لیٹا چہرے پر گہری مسکراہٹ سجائے کچھ سوچ رہا تھا۔
اس کے دماغ میں وہ منظر آتا جب مثال اور واثق کے جانے کے بعد پری اسے دیکھتی رہی تھی۔
"ایسے کیا دیکھتی جا رہی ہو۔" اس کی نظروں سے خائف ہو کر اسے کہنا پڑا۔
"مجھے لگ رہا ہے' آپ کو مثال آپی کی شادی کا کچھ زیادہ ہی شاک لگا ہے ویسے ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کو اس شادی کے بارے میں پتا نہیں چلا ہو جبکہ ان کی ماما تو ہر پل ان ٹچ تھیں۔" پری جانے کیا معلوم کرنا چاہ رہی تھی۔
"میں لندن سے آ رہا ہوں۔" وہ کچھ کوفت سے بولا۔
"لندن سے مثال آپی کے لیے؟" پری کے بے ساختہ کہنے پر سیفی نے بھی اسے چونک کر دیکھا تھا' فوری طور پر وہ کچھ بول نہیں پایا۔
"میں سمجھ گئی سب کچھ۔" وہ جوش بھرے انداز میں چٹکی بجا کر بولی۔ "تو وہ آپ تھے... مثال آپی کی اداسیوں کی وجہ۔" وہ اندھیرے میں تیر چلاتے ہوئے بولی۔
سیفی نے چونک کر اسے دیکھا۔
فوری طور پر وہ تردید یا تائید نہیں کر سکا تھا۔ پری کو دیکھتا رہا۔
"میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا... آپ مثال آپی کو پسند کرتے ہیں نا... مطلب محبت کرتے تھے اور اب یہ نیوز آپ کے لیے کسی صدمے سے کم نہیں ہے۔ میں نے صحیح کہا نا۔" وہ اپنے ٹھیک ٹھیک اندازے لگانے پر بہت خوش تھی۔
"لیکن اب ان باتوں سے کچھ فائدہ نہیں۔" وہ مایوس سا ہو کر بولا اور جانے کے لیے مڑا۔
"ایک بات تو یہ بھی ہے کہ مثال آپی بھی اس شادی سے کچھ زیادہ خوش نہیں۔" پری پیچھے سے بولی تھی "اس وقت کوئی اور آپشن بھی تو نہیں تھا۔" وہ ٹھٹک کر رک گیا۔
"کیا مطلب؟" وہ سمجھا نہیں' پری اس سے کیا کہنا چاہتی ہے۔
"مطلب تو آپ کو خود مثال آپی سے پوچھنا چاہیے۔ کیا معلوم وہ دل میں آپ کے آنے سے خوش ہی ہوں۔" وہ معنی خیزی سے بولی تو سیفی خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا۔ پری کا آئیڈیا کچھ ایسا فضول بھی نہیں تھا۔
"تم کہنا کیا چاہتی ہو۔" وہ کچھ الجھ کر پوچھ بیٹھا۔
"میرے کہنے کا مطلب ہے اگر اتنی دور سے مثال کی چاہت میں دوڑے آئے ہیں تو ایک بار کھل کر ان سے بات تو کر لیں مل کر۔" وہ اسے اکساتے ہوئے بولی۔
"مل کر؟" وہ کچھ چونکا۔ "میرے پاس نمبر بھی تو نہیں ہے اس کا۔" وہ مایوسی سے بولا۔
"خیر اتنا سا کام تو میں بھی آپ کا کر ہی سکتی ہوں۔" وہ معنی خیزی سے ہنستے ہوئے سیفی کو مثال کا نمبر لکھوانے لگی۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

"یہ نمبر میرے بہت کام آسکتا ہے۔" وہ سیل میں مثال کے نمبر کو دیکھتے ہوئے خود سے بولا۔
اور پری نے کچھ غلط بھی نہیں کہا جب اتنی دور آہی گیا ہوں تو مجھے یوں ناکام ہو کر تو نہیں لوٹنا چاہیے۔
وہ سرہلا کر کچھ سوچنے لگا۔ پھر کچھ سوچ کر وہ ایک نمبر ملا کر سیل فون کان سے لگا کر کال ریسیو ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

"پری! میں سیفی بات کر رہا ہوں کیا ہم تھوڑی دیر بات کر سکتے ہیں؟" پری کے جواب پر وہ تھینکس۔" کہہ کر آہستہ آہستہ اس سے کچھ بات کرنے لگا۔

☼ ☼ ☼

دانی نے کچھ مایوسی سے لاکر میں موجود لفافے میں بڑی رقم کو گنا۔
"صرف ڈھائی لاکھ اس سے کیا ہوگا۔ وہ لوگ چھ لاکھ سے کم پر نہیں مانیں گے۔" وہ مایوس سا تھا۔
پھر وہ لاکر میں ادھر ادھر ہاتھ مارنے لگا۔
ایک جیولری باکس میں سے عفت کی کچھ جیولری ملی ہے تو اس کی آنکھوں میں چمک آگئی۔
"اس سے تو میرا کافی کام نکل جائے گا بلکہ میں ان لوگوں کو صرف دو لاکھ..... نہیں ڈیڑھ لاکھ اور جیولری ہی دوں گا کہ میں بس یہی ارینج کر سکا ہوں۔" وہ دل میں پلان کرنے لگا۔
اپنے گولڈن فیوچر کے بارے میں اس نے جو کچھ سوچ رکھا تھا اسے لگ رہا تھا سب کچھ اس کی مٹھی میں آگیا ہے۔
اس نے بہت محتاط انداز میں سب چیزیں ایک پاؤچ میں ڈالیں اور چابی اسی جگہ پر رکھ کر خاموشی سے باہر نکل گیا۔

☼ ☼ ☼

آئینہ کی شادی کی ڈیٹ طے ہوگئی تھی۔
بشریٰ عجیب سے اکیلے پن کا شکار ہو رہی تھی۔ ایک نئی جگہ نیا ملک نئے لوگ..... ولید کی فیملی بیس سال سے آسٹریلیا میں تھی ان کے لیے کچھ بھی عجیب نہیں تھا شاید..... لیکن بشریٰ کو اپنی بیٹی ایک ایسی جگہ بیاہنا جس سے وہ خود بھی ابھی مانوس نہیں ہو سکی تھی بہت مشکل لگ رہا تھا۔
اور مشکل تو یہ بھی تھا کہ احسن کی حالت دن بدن ایسی ہوتی جا رہی تھی کہ بشریٰ اس سے کوئی بھی اپنی بات شیئر نہیں کر سکتی تھی۔ سیفی کی خود سری نے اسے توڑ کر رکھ دیا تھا۔ اس کا بزنس جم نہیں سکا تھا۔
آئینہ کی شادی کے بعد ان کا پاکستان واپس چلے جانے کا پلان تھا۔ احسن وہاں بھی کچھ لوگوں سے رابطے میں تھا گھر اور بزنس کے معاملات کے لیے.....
اور بشریٰ خود کو بہت اکیلا محسوس کر رہی تھی۔ بہت سارے دن وہ مثال کو فون ہی نہیں کر سکی اسے پتا ہی نہیں چلا کہ سیفی کیسے مثال کی زندگی برباد کرنے چلا ہے۔

(آخری قسط ان شاء اللہ اگلے ماہ)

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY